بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اجر ٹاؤ ایل نمبر ۳۵

الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

# الفضل

خطبہ نمبر ۱

روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

یوم شنبہ

قیمت ایک آنہ

## مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی تکلیف تو پرسوں سے ہے۔ مگر آج سے کمر میں درد کی شکایت بھی پیدا ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے سیدھا کھڑا نہیں ہؤا جاتا۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

سالانہ جلسہ پر تشریف لانے والے احباب کی کثیر تعداد واپس جا چکی ہے۔ تاہم ایک کافی تعداد نماز جمعہ میں شمولیت کے لئے ابھی باقی ہے۔

جلد ۳۰ | ۳۔ ماہ صلح ھ ۱۳۲۱ ش | ۱۵۔ ماہ ذوالحجہ سنہ ۱۳۶۰ ھ | ۳۔ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۳

# خطبہ جمعہ

## جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کو ضروری ہدایات

### از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۶۔ ماہِ فتح سنہ ۱۳۲۰ ہش مطابق ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل



سُورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج کل کے ایام

**سخت ابتلاؤں اور تکلیفوں کے دن**

ہیں۔ ایک خطرناک جنگ دُنیا کے پردہ پر لڑی جا رہی ہے۔ اور ہزارہا آدمی جن کی ماؤں نے نو مہینے تکلیف اُٹھا کر اُن کو بڑی بڑی امیدوں کے ساتھ جنا تھا۔ روزانہ سیکنڈوں اور منٹوں میں ہلاک کئے جا رہے ہیں۔ وُہ زمین جسے خدا تعالےٰ نے انسان کے بسنے اور بڑھنے کے لئے بنایا تھا۔ وُہ اب بھاگنے اور قتل ہونے کی جگہ بن گئی ہے۔ اور وُہ سمندر جس کو خدا تعالےٰ نے اس لئے بنایا تھا۔ کہ اس کی مچھلیوں کو انسان کھائے۔ اور انہیں اپنی خوراک بنائے۔ آج انسان اس کی مچھلیوں کی خوراک بن رہے ہیں۔ غرض انسانی گناہوں نے خدا تعالےٰ کی غیرت کو بھڑکا کر آج دُنیا کا نقشہ بالکل بدل ڈالا ہے۔ ان حالات میں تبھی بھی انسان

**خدا تعالےٰ کی طرف توجہ**

کرے۔ کم ہے۔ مگر یہ توجہ بھی خدا تعالےٰ کی توفیق سے ہی میسر آتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ہمیں سُورۃ فاتحہ میں اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ یعنی تم یہ کہو۔ کہ اے ہمارے خُدا ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔ مگر ہماری یہ عبادت کامل نہیں ہو سکتی۔ نہ ہماری محبت تجھ سے کامل ہو سکتی ہے۔ نہ شرائطِ عبادت ہمیں کامل طور پر میسر آ سکتے ہیں۔ اور نہ عبادت کے لئے ہم اپنا وقت صرف کر سکتے ہیں۔ جب تک تیری مدد اور تیری نصرت ہمارے شاملِ حال نہ ہو۔ تُو ہمیں عبادت کی شرائط پورا کرنے کی توفیق دے تو ہم عبادت کر سکتے ہیں۔ تُو ہمیں عبادت کے لئے اپنا وقت صرف کرنے کی توفیق دے۔ تو ہم عبادت کر سکتے ہیں۔ تُو ہمارے دل میں اپنی

**عبادت کا جوش**

پیدا کرے۔ تو ہم عبادت کر سکتے ہیں۔ ہم سے یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ہم اپنی ذاتی جدوجہد سے تیری کامل عبادت کر سکیں۔ پس ہم ایک ٹوٹی پھوٹی چیز تیرے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اپنی کمزوریوں کے لحاظ سے اور اپنی مجبوریوں کے لحاظ سے اور اپنی کم فہمی کے لحاظ سے اگر تُو اس کو اچھا دیکھنا چاہتا ہے۔ اگر تُو اس کو خوبصورت دیکھنا چاہتا ہے اگر تُو ہماری عبادت کو کامل دیکھنا چاہتا ہے تو ہم سے تو ایسی ہی بن سکتی تھی۔ باقی کام تُو خود اپنے فضل سے سرانجام دیدے۔

پس اس آیت میں بنی نوع انسان کو اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ گو خدا نے تم کو نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ گو خدا نے تم کو روزے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ گو خدا نے تم کو حج کرنے کا حکم دیا ہے۔ گو خدا نے تم کو صدقہ و خیرات کرنے کا حکم دیا ہے مگر یہ حکم اکیلے تم سے نبھنے کے نہیں۔ یہ حکم تو ایسے ہی ہیں۔ جیسے بعض دفعہ ماں باپ اپنے چھوٹے بچے سے کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ کُرسی یہاں سے اُٹھاؤ۔ یا اس میز کو اٹھا کر فلاں جگہ رکھ دو۔ وُہ اپنے بچے کو یہ حکم اس لئے نہیں دیتے۔ کہ وُہ جانتے ہیں۔ ان کا بچہ میز اٹھا سکتا ہے یا کُرسی اٹھا سکتا ہے۔ بلکہ وُہ اپنے بچے کو میز۔ یا کُرسی اُٹھانے کا حکم اس لئے دیتے ہیں۔ کہ وُہ اس سے

**ناز کرتے یا ناز کروانا چاہتے ہیں**

وُہ جانتے ہیں۔ کہ جب بچہ میز یا کُرسی کو ہاتھ لگائے گا۔ اور وُہ اس سے اٹھائی نہیں جا سکے گی۔ تو وُہ کہے گا۔ کہ امّاں میز مجھ سے اٹھایا نہیں جاتا۔ تم اٹھا دو۔ یا کُرسی مجھ سے اٹھائی نہیں جاتی۔ تم اٹھا دو۔

یہی حال عبادت کا ہے۔

**بندہ عبادت کر ہی نہیں سکتا**

مگر اللہ تعالےٰ یہ کام اس کے سپرد کرتا ہے کیونکہ وُہ اپنے بندہ سے پیار کرنا چاہتا ہے مگر جہاں بچے اپنی فطرت کے مطابق کام کرتے ہیں۔ وہاں بڑے انسان بسا اوقات اپنی فطرتیں مار بیٹھتے ہیں۔ اور عجیب عجیب قسم کے خیالات میں مبتلا ہو کر جو سیدھی سادی بات ہوتی ہے۔ اسے بھُول جاتے ہیں۔

انگلستان کا

**ایک مشہور تماشہ دکھانے والا شخص**

ہے۔ اس کی ایک کتاب میں نے پڑھی۔ اور میں نے اُس میں ایک عجیب بات دیکھی۔ وُہ لکھتا ہے۔ کہ بڑے بڑے آدمیوں کے سامنے خواہ وُہ پروفیسر ہوں۔ یا ڈاکٹر۔ انجینیر ہوں یا مصنّف۔ ایڈیٹر ہوں یا سیاست دان کبھی تماشہ دکھاتے وقت مجھے گھبراہٹ نہیں ہوتی۔ مگر جب بچّوں کے سامنے میں تماشا دکھانے لگتا ہوں۔ تو گھبرا جاتا ہوں اس لئے کہ وُہ وُہی بات دیکھتے ہیں۔ جو واقعہ میں ہوتی ہے۔ مگر انجینیر اور سیاستدان اور ایڈیٹر اور پروفیسر میری سیدھی سادی بات کی عجیب و غریب توجیہات کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ وُہ بات معمولی ہتھکنڈے کی ہوتی ہے۔ لیکن بچے کا خیال ادھر اُدھر جاتا ہی نہیں۔ وُہ فوراً

**اصل حقیقت**

کو پہچان لیتا ہے۔ اور اس طرح بھانڈا پھوٹ جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ بچے اپنی فطرت کو بھُولے نہیں ہوتے۔ بچے کو جب اس کی ماں کہتی ہے کہ میز اٹھاؤ۔ تو اس بچے کی فطرت فوراً سمجھ جاتی ہے

کہ ماں چاہتی ہے میں یہ کہوں کہ میز مجھ سے اٹھایا نہیں جاتا۔ چنانچہ وہ میز پر ہاتھ رکھتے ہی کہہ دیتا ہے۔ کہ اماں مجھ سے میز نہیں اٹھایا جاتا۔ اور ماں دوڑ کر آتی۔ اور میز کو اٹھا لیتی ہے۔ مگر چونکہ بڑے آدمی اپنی فطرت کو بھول جاتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالےٰ کو

## ایاک نعبد کے بعد ایاک نستعین

بھی کہنا پڑا۔ اگر انسانی فطرت گردوپیش کے حالات کی وجہ سے مسخ نہ ہو چکی ہوتی۔ اور وہ بالکل پاک ہوتی۔ تو ایاک نستعین کہنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ لوگ آپ ہی سمجھ جاتے۔ کہ اللہ میاں نے عبادت کا حکم ہمیں کیوں دیا ہے۔ مگر چونکہ انسان عادات کی خرابی کی وجہ سے۔ نفسانی خواہشات کی ملونی کی وجہ سے اور غلط علم پڑھنے کی وجہ سے اپنی فطرت کا اصل حسن کھو بیٹھتے ہیں اس لئے اللہ تعالےٰ کو ایاک نعبد کے ساتھ ایاک نستعین کہنے کی ضرورت پڑی جس طرح بچہ جب میز اٹھانے لگتا ہے۔ تو کہتا ہے اماں مجھ سے میز نہیں اٹھایا جاتا۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے ایاک نعبد و ایاک نستعین کہہ کر یہ ہدایت دی ہے۔ کہ جب تم اللہ تعالےٰ کی عبادت کرنے لگو تو ساتھ ہی کہا کرو کہ ایاک نستعین۔ اللہ میاں یہ عبادت ہم سے اٹھائی نہیں جاتی۔ آپ ہماری مدد کریں۔ تب خدا تمہاری مدد کرے گا۔ اور تب تمہاری عبادت حقیقی عبادت کہلا سکے گی۔

غرض

### اللہ تعالےٰ کی توفیق کے بغیر

عبادت بھی صحیح طور پر سرانجام نہیں دی جا سکتی کجا یہ کہ اور امور میں انسان کو اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ توفیق کے بغیر ہی کامیابی حاصل ہو جائے۔ پس ان ایام میں اللہ تعالےٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اس توجہ کے پیدا ہونے کے لئے بھی اللہ تعالےٰ سے ہی دعا کرنی چاہیئے کہ یا اللہ ہمارے دلوں کو اس توجہ کے لئے کھول دے۔ ورنہ بسا اوقات انسان ارادہ کرتا ہے۔ مگر اسے پورا نہیں کر سکتا۔

پھر یہ دن اس لحاظ سے بھی

### خاص طور پر دعائیں

کرنے کے ہیں۔ کہ اس سال ہمارے ہزاروں بھائی جلسہ سالانہ میں شریک نہیں ہو سکے۔ بوجہ اس کے کہ وہ جنگ پر چلے گئے ہیں یا بوجہ اس کے کہ جنگ کی وجہ سے انہیں چھٹیاں نہیں ملیں۔ چنانچہ کئی دوستوں کی طرف سے تاریں آ رہی ہیں۔ جن میں اس امر پر افسوس کا اظہار ہوتا ہے۔ کہ وہ جلسہ میں شریک نہیں ہو سکے اور جو دوست یہاں آئے ہیں۔ ان میں سے بھی ایک خاصی تعداد مجھے ایسے لوگوں کی معلوم ہوئی ہے۔ جن کی چھٹی نہایت قلیل ہے۔ چنانچہ کسی کو صرف ایک دن کی چھٹی ملی ہے۔ کسی کو دو دن کی چھٹی ملی ہے۔ کسی کی ۲۷ کو حاضری ہے۔ اور کسی کی ۲۸ کو اور بعض لوگوں کی طرف سے یہ اطلاع بھی پہونچی ہے۔ کہ وہ ۲۶ کو نہیں آ سکیں گے شائد ۲۷ کو آ سکیں۔ تو

### جنگ کی وجہ سے

ہمارے اس تبلیغی اجتماع پر بھی اثر پڑا ہے۔ اور یہ بھی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں خاص طور پر خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس جنگ کو جلد ختم کرے۔ تاکہ ہماری جماعت حسب معمول زیادہ جوش اور زیادہ شوق کے ساتھ دین کی خدمت کر سکے۔

پھر یہ دن

### جلسہ سالانہ کے مبارک ایام

ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ اس جلسہ کی بنیاد خود خدا نے رکھی ہے۔ اور جس چیز کی بنیاد خدا نے رکھی ہو۔ تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ وہ کتنی مبارک ہوگی پھر ایک اور مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ تکلیف اٹھا کر اور اپنے کاموں کا حرج کر کے بھی دوستوں کو اس جلسہ میں پہونچنا چاہیئے۔ پس جلسہ سالانہ کے یہ ایام اپنے اندر بہت بڑی برکات رکھتے ہیں۔ پھر اس دفعہ کے جلسہ کو تو اللہ تعالےٰ نے ایک

### عجیب خصوصیت

دے دی ہے۔ جیسے مسلمانوں میں حج کے متعلق یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ جب جمعہ کو حج آئے تو وہ بڑی برکت والا ہوتا ہے۔ چنانچہ جب کسی سال لوگوں کو معلوم ہو کہ جمعہ کو حج ہوگا۔ تو بڑی کثرت سے لوگ حج کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ اور اسے اپنے لئے بہت بڑی برکات کا موجب سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ہمارا یہ جلسہ اپنے اندر یہ خصوصیت رکھتا ہے۔ کہ یہ سارے کا سارا ہمارے لئے عید بن گیا ہے۔ چنانچہ اس جلسہ کے پہلے دن جمعہ کی عید ہے۔ دوسرا دن حج کے تسلسل میں آ جاتا ہے۔ چنانچہ کل سے حاجی حج کی تیاریاں شروع کر دینگے۔ اور پرسوں حج ہو جائے گا۔ اس کے بعد اترسوں پھر عید آ جائے گی۔ گویا یہ سارے ایام جمعہ اور حج میں ہی گزریں گے۔ پھر اس کے ایک طرف جمعہ کی عید ہے۔ دوسری طرف عید الاضحیہ ہے۔ اور درمیان میں جلسہ سالانہ کی عید ہے۔ جو اس لحاظ سے بھی ہمارے لئے عید ہے۔ کہ وہ دن حج کے ہیں۔ پس یہ جلسہ اپنی برکات کے لحاظ سے بہت بڑی خصوصیت رکھتا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں جو لوگ اس جلسہ سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ وہ بہت سی

### روحانی برکات

حاصل کر کے لوٹیں گے۔ اسی طرح جسمانی برکات بھی انہیں حاصل ہونگی۔ کیونکہ جسمانی برکات روحانی برکات کے تابع ہوتی ہیں۔

غرض جو لوگ اس جلسہ پر آئے ہیں ان کو اللہ تعالےٰ نے یہ ایک بہت بڑی نعمت بخشی ہے۔ اور اس جلسہ کا ہر دن قبولیت دعا کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھنے والا ہے۔ پھر جلسہ کے معاً بعد عید آ جائے گی۔ اور یہ عید قربانیوں کی عید ہوگی۔ جس کے معنی یہ ہوں گے کہ اللہ تعالےٰ نے مومنوں کی قربانیوں کو قبول کر لیا۔ اور چونکہ یہ عید ہمارے جلسہ سالانہ کے ساتھ آئے گی۔ اس لئے اس عید کے ایک معنی یہ بھی ہوں گے۔ کہ

### اللہ تعالےٰ نے ہمارے جلسہ کو قبول

کر لیا۔ پس ان دنوں میں جماعت کو خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ مجھے افسوس ہے کہ آج صبح جب میں یہاں سے دعا کر کے واپس گیا۔ تو کثرت سے گلیاں جماعت کے دوستوں سے بھری ہوئی تھیں۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ دعا میں بھی بعض دوست شامل نہیں ہوئے پھر مجھے یہ بات معلوم کر کے اور بھی افسوس ہوا کہ باوجود اس بات کے کہ میں نے خاص طور پر توجہ دلائی تھی۔ کہ دوستوں کو تمام تقریریں سننی چاہئیں۔ دعا کے بعد بعض اور لوگ بھی جلسہ گاہ میں سے اٹھ کر چلے گئے۔ حالانکہ جو لوگ یہاں آتے ہیں۔ ان کے آنے کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ دین کی باتیں سنیں۔ بیشک بعض لوگوں کو قادیان آنے کے سال بسال بھی کئی مواقع مل جاتے ہیں۔ مگر بعض کو یہ موقعہ سال بسال کبھی میسر نہیں آتا۔ پھر کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ بعض لوگ ایسے قیمتی موقعہ کو بھی اپنی غفلت کی وجہ سے ضائع کر دیتے ہیں۔ دیکھو جس شخص کے دل میں اخلاص ہوتا ہے۔ وہ کیسی قربانی کرتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے صرف تین سال پہلے ایمان لائے تھے۔ آپ نے دیکھا کہ اور لوگ بہت دیر سے اسلام قبول کر چکے ہیں۔ کوئی بیس سال سے اسلام میں داخل ہے۔ کوئی اٹھارہ سال سے اسلام میں داخل ہے۔ کوئی چودہ سال سے اسلام میں داخل ہے۔ کوئی دس سال سے اسلام میں داخل ہے۔ خدا نے ان کے دل میں چونکہ نیکی اور تقوےٰ رکھا ہوا تھا۔ اس لئے اسلام لانے کے بعد انہوں نے فیصلہ کر لیا۔ کہ اب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ سے نہیں ہلوں گا۔ اور لوگ بہت باتیں سن چکے ہیں۔ اور میں ان کے سننے سے محروم رہا ہوں۔ اب اس کی تلافی اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ میں یہاں سے ہلوں نہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام باتیں اپنے کانوں سے سنتا رہوں۔ چنانچہ وہ دھرنا مار کر مسجد میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر بیٹھ گئے۔ جب بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے۔

### حضرت ابوہریرہؓ

موجود ہوتے۔ بے شک کبھی اس وقت زید بھی ہوتا کبھی بکر بھی ہوتا۔ کبھی خالد بھی ہوتا۔ مگر اس زید بکر اور خالد کے ساتھ ابوہریرہؓ ضرور ہوتے اور چونکہ وہ ہر وقت مسجد میں بیٹھے رہتے تھے اور کماتے کچھ نہیں تھے۔ اس لئے ان کے بھائی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شکائت کی۔ کہ ابوہریرہ تمام کام چھوڑ چھاڑ کر مسجد میں بیٹھ گیا ہے۔ کماتا کچھ نہیں۔ وہ کچھ دن تک تو ابوہریرہؓ کو روٹی پہونچاتا رہا۔ مگر آخر کب تک پہونچاتا۔ ایک طرف اس کا خرچ زیادہ ہو گیا۔ اور دوسری طرف یوں بھی اس کی تکلیف بڑھ گئی۔ کہ اسے خود ابوہریرہؓ کو کھانا پہونچانا پڑتا تھا چنانچہ اس نے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شکائت

کر دی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا

دیکھو کبھی خدا کبھی اور کی وجہ سے انسان کو رزق دے دیتا ہے۔ تم یہ سمجھ لو۔ کہ تمہیں خدا تعالےٰ جو کچھ رزق دے رہا ہے۔ وُہ ابوہریرہؓ کی وجہ سے ہی دے رہا ہے۔ مگر ہر شخص کو مقدرت نہیں ہوتی۔ کہ وُہ مسلسل کسی بوجھ کو برداشت کر سکے۔ آخر کچھ وقت کے بعد ان کے بھائی نے مدد سے ہاتھ کھینچ لیا۔ اور ابوہریرہؓ کو فاقے آنے شروع ہو گئے یہاں تک کہ بعض دفعہ سات سات وقت تک انہیں فاقہ برداشت کرنا پڑا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جب مسلمانوں کو فتوحات حاصل ہوئیں۔ تو چونکہ مسجد میں بیٹھے رہنے کی اب کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اس لئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی مدینہ سے باہر گئے۔ اور انہیں ایک جگہ کا گورنر مقرر کیا گیا۔ انہی ایام میں ایران کی فوجوں کو شکست ہوئی۔ اور جو اموال کسریٰ شاہ ایران کے مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ ان میں ایک وُہ رومال بھی تھا۔ جو کسریٰ اپنے تخت پر بیٹھتے وقت استعمال کیا کرتا تھا۔ اموال کی جب تقسیم ہوئی۔ تو وُہ

### رومال حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حصہ میں

آیا۔ اب بھلا ایک سیدھے سادے مسلمان کی نگاہ میں یہ چیز کیا حقیقت رکھ سکتی تھی۔ بے شک بادشاہ کے نزدیک وُہ رومال بہت قیمتی تھا۔ اور تبھی وُہ تخت پر بیٹھتے وقت اسے استعمال کیا کرتا تھا۔ مگر جب حضرت ابوہریرہؓ کے پاس وُہ رومال آیا۔ تو اتفاقاً انہیں کھانسی ہوئی۔ اور انہوں نے بلغم اس رومال میں پھینک دی۔ پھر کہنے لگے

### بخ بخ ابوہریرہؓ

یعنی واہ بھئی ابوہریرہؓ۔ واہ بھئی ابوہریرہ لوگوں نے کہا ہم سمجھے نہیں۔ کہ اس بات کے کہنے کا مطلب کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ ایک زمانہ وُہ ہوا کرتا تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں سُننے کے شوق میں میں ہر وقت مسجد میں بیٹھا رہتا تھا۔ کھانے کو کچھ ملتا تو کھا لیتا۔ ورنہ بھوکا رہتا۔ اس طرح بعض دفعہ ایک وقت کا فاقہ گزرتا۔ بعض دفعہ دو وقت کا فاقہ گزرتا۔ بعض دفعہ تین وقت کا فاقہ گزرتا۔ بعض دفعہ چار وقت کا فاقہ گزرتا۔ اور انتہا یہ کہ بعض دفعہ سات سات وقت کا مجھے فاقہ ہو جاتا۔ اور میں شدتِ ضعف کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر جاتا۔ مومن کی غیرت چونکہ سوال کو برداشت نہیں کرتی۔ اس لئے حضرت ابوہریرہؓ سوال نہیں کرتے تھے۔ مگر جب بے ہوش ہو جاتے۔ تو لوگ یہ سمجھتے۔ کہ انہیں مرگی کا دَورہ ہو گیا ہے۔ اور عربوں میں رواج تھا۔ کہ جب کسی کو مرگی کا دَورہ ہو جاتا۔ تو اس کے سر پر جوتیاں مارا کرتے تھے۔ بعد میں غلطی سے اسے مرگی کا علاج ہی سمجھ لیا گیا۔ مرگی والے کو جوتیاں مارنے کی اصل وجہ یہ تھی۔ کہ اہلِ عرب یہ سمجھتے تھے۔ کہ مرگی والے کے سر پر شیطان چڑھ جاتا ہے۔ اور اس کا علاج یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کے سر پر جوتیاں ماری جائیں۔ تا کہ شیطان بھاگ جائے۔ جیسے پرانے زمانہ میں جب کسی کو ہسٹیریا کے دَورے پڑتے تھے۔ تو ملّاں اسے ڈنڈے مارا کرتے تھے۔ اور سمجھتے تھے۔ کہ اس طرح جنّ بھاگ جائے گا مگر جنّ تو نہیں بھاگتا تھا۔ اس کی رُوح بھاگ جایا کرتی تھی۔ اسی طرح عربوں کا خیال تھا۔ کہ جسے مرگی کا دَورہ ہوتا ہے۔ اس کے سر پر شیطان سوار ہوتا ہے۔ اور علاج یہ ہوتا ہے۔ کہ جوتیاں ماری جائیں۔ تا کہ شیطان بھاگ جائے۔ تو حضرت ابوہریرہؓ نے بتایا۔ جب میں بے ہوش ہو جاتا۔ تو لوگ میرے سر پر جوتیاں مارنے لگ جاتے تھے۔ اور مجھ میں اتنی ہمت اور سکت نہیں ہوتی تھی۔ کہ میں کچھ بولوں۔ اور ان سے کہہ سکوں۔ کہ مجھے مرگی نہیں ہے۔ مجھے تو

### بھُوک کی شدّت کی وجہ سے ضُعف

ہے۔ اب کُجا تو وُہ دن تھا۔ کہ بھوک کے مارے مجھے غشیوں پر غشیاں آتی تھیں۔ اور لوگ میرے سر پر جوتیاں مارا کرتے تھے۔ اور کُجا یہ حالت ہے کہ وُہ کسریٰ جو آدھی دُنیا کا مالک تھا۔ اس کا وُہ رُومال جو تخت پر بیٹھتے وقت وُہ استعمال کیا کرتا تھا۔ آج ابوہریرہؓ کے قبضہ میں ہے۔ اور وُہ اس میں اپنی بلغم پھینک رہا ہے۔

تو دیکھو۔ ابوہریرہؓ نے کس طرح اللہ تعالےٰ کے رسُول کی باتیں سُننے کے لئے تین سال تک اپنے اوپر فاقے برداشت کئے۔

### سات فاقوں کے معنے

یہ ہیں۔ کہ قریباً جلسہ کے تمام ایام وُہ فاقہ سے رہتے تھے۔ مثلاً ۲۶ کی صبح کا فاقہ ایک۔ ۲۶ کی شام کا فاقہ دو۔ ۲۷ کی صبح کا فاقہ تیسرا اور ۲۷ کی شام کا فاقہ چوتھا۔ ۲۸ کی صبح کا فاقہ پانچواں اور ۲۸ کی شام کا فاقہ چھٹا۔ اور ابھی ایک فاقہ باقی رہتا ہے۔ گویا اگر جلسہ سالانہ کے ان ایام میں آپ لوگوں کے لئے کھانے کا کوئی انتظام نہ ہوتا۔ پانی کا کوئی انتظام نہ ہوتا۔ اور آپ دین کی باتیں سننے کے لئے بیٹھے رہتے۔ تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ ابوہریرہؓ کی رُوح آپ میں سرایت کر گئی ہے۔ مگر پھر بھی آپ ابوہریرہؓ سے دُوسرے نمبر پر ہی رہتے۔ کیونکہ آپ لوگوں کو ایک فاقہ کم کرنا پڑتا۔ پس ان ایام کو ضائع مت کرو۔ یہ دعاؤں کی قبولیت کے خاص ایام ہیں۔ اور یہ جلسہ اپنے ساتھ نمایاں طور پر کئی قسم کی برکات رکھتا ہے۔ پھر ہم پر ان لوگوں کی بھی ذمہ واری ہے۔ جو جنگ میں شامل ہیں۔ کہ ہم خاص طور پر ان کے لئے دُعائیں کریں۔ اسی طرح یہ بیماریوں کے بھی ایام ہیں۔ اور کثرت سے دوستوں کی طرف سے بیماریوں کے خطوط آ رہے ہیں۔ پس ان ایام کو اپنے نفس پر بوجھ ڈال کر زیادہ سے زیادہ دینی باتیں سننے میں لگاؤ۔

### یہ طریق درست نہیں

کہ کسی ایک کی تقریر سننے کے لئے تو آپ بیٹھے رہیں۔ اور دوسروں کی تقریریں نہ سُنیں مثلاً میں آیا۔ تو آپ میری تقریر سُننے کے لئے آ گئے۔ یا اور کوئی دوست ہوا جس کا لیکچر عام طور پر پسند کیا جاتا ہو۔ تو اس کا لیکچر سُننے کے لئے بیٹھ گئے۔ اس کے تو یہ معنے ہیں۔ کہ آپ تقریریں خدا کے لئے نہیں سنتے بلکہ کسی کی وجاہت یا کسی سے تعلق کی بنا پر تقریریں سنتے ہیں۔ حالانکہ کیا پتہ ہے کس کے منہ سے خدا کی باتیں نہیں نکل سکتیں۔ ہم نے تو بعض دفعہ بچوں کے منہ سے ایسی باتیں سُنی ہیں۔ جو ہمارے لئے

### زندگی بھر کا سبق

بن گئی ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ کے متعلق ہی ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ جو لوگ متقی ہوتے ہیں۔ وُہ کس طرح چھوٹی چھوٹی باتوں سے نصیحت حاصل کر لیتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ ایک دفعہ

### حضرت امام ابو حنیفہؒ

سے کسی نے کہا۔ آپ تو ایسے اچھے واعظ ہیں کیا آپ کو بھی کبھی کسی نے نصیحت کی ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں ایک نصیحت کا میرے دل پر بڑا اثر ہے۔ اور وُہ نصیحت بھی ایسی ہے جو ایک چھوٹے سے بچے نے مجھے کی۔ اس نے حیران ہو کر کہا۔ کہ کیا ایک چھوٹے بچے نے آپ کو نصیحت کی تھی؟ انہوں نے کہا۔ ہاں؟ اس نے مجھے نصیحت کی۔ اور ایسی کی۔ کہ وُہ مجھے آج تک نہیں بھولتی۔ اس نے پوچھا۔ کہ کیا نصیحت کی تھی۔ اس پر امام ابو حنیفہ نے کہا۔ ایک روز

### سخت بارش

ہو رہی تھی۔ میں باہر نکلا۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ آٹھ دس برس کا ایک لڑکا گلی میں سے دوڑتا چلا جا رہا ہے۔ اس زمانہ میں چونکہ پکی سڑکیں نہیں ہُوا کرتی تھیں۔ اور کیچڑ ہو رہا تھا۔ اس لئے امام ابو حنیفہ کہتے ہیں مجھے ڈر پیدا ہُوا۔ کہ کہیں وُہ لڑکا گر نہ جائے۔ چنانچہ میں نے اُسے کہا۔ میاں بچے ذرا سنبھل کر چلو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ پھسل جاؤ۔ اور تمہیں چوٹ لگے۔ اس بچے نے میری طرف دیکھا۔ اور کہا۔ امام صاحب میری فکر نہ کیجئے۔ آپ سنبھل کر چلیں۔ میں اگر پھسلا۔ تو صرف اپنی جان کو نقصان پہنچاؤں گا۔ مگر آپ پھسلے تو سارے جہان کو نقصان پہنچائیں گے۔

اب اس بچے کا ہمیں نام بھی معلوم نہیں۔ مگر اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ امام ابو حنیفہ جہاں پھسلے۔ اسی جگہ

### سارے حنفی پھسل گئے

تو بچوں کے منہ سے بھی نصیحت کی باتیں سننے میں آ جاتی ہیں۔ اس لئے جو شخص اس طرز پر بیٹھتا ہے۔ وُہ خدا کے لئے نہیں بیٹھتا بلکہ صرف اچھی تقریر سننے کے لئے بیٹھتا ہے۔ خدا کے لئے وُہی شخص بیٹھتا ہے۔ جو اس خیال میں رہتا ہے۔ کہ مجھے جہاں سے بھی اچھی چیز ملے گی۔ میں اسے لے لوں گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی فرماتے ہیں کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن اخذھا حیث وجدھا۔ یعنی

### حکمت کی بات مومن کی گمشدہ اونٹنی

ہوتی ہے۔ وُہ جہاں بھی اسے نظر آتی ہے۔ اس کو پکڑ لیتا ہے اور سمجھتا ہے۔ کہ یہ میری اپنی چیز ہے کسی اور کی نہیں۔ تو مومن کو ہمیشہ دین کی باتیں سننے کی طرف توجہ رکھنی چاہئیے۔ یہ نہیں دیکھنا چاہئیے۔ کہ کون سنا رہا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ انسانوں سے تو قعات بھی ہوتے ہیں۔ مگر بہر حال وُہ دُوسرے نمبر پر ہونے چاہئیں۔

## پہلا نمبر خدا کا ہی ہے

اور اسی کی باتیں سننے کے لئے آپ سب دوست یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ آخر سوچنا چاہیئے کہ ہمارا یہ جلسہ تین دن کیوں ہوتا ہے۔ اگر صرف میری تقریریں سننا ہی کافی تھا تو تین دن جلسہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اتنا ہی کافی تھا کہ ایک دن جلسہ کر لیا جاتا۔ اور اس میں میں یا آئندہ جو خلیفہ ہو وہ تقریر کر دیتا۔ مگر ایسا نہیں بلکہ تین دن جلسہ رکھا گیا ہے۔ اور اس میں حکمت یہی ہے کہ مختلف دماغوں سے مختلف باتیں نکلتی ہیں۔ اور سب سے مشترکہ طور پر دوستوں کو فائدہ پہنچانا مدنظر ہوتا ہے۔ پس وہ دوست جو خطبہ سن رہے ہیں۔ اس امر کو اچھی طرح یاد رکھیں۔ کہ

## یہ دن سال میں صرف تین

ہوتے ہیں۔ ان کو اس طرح مضبوطی سے پکڑنا چاہیئے۔ جس طرح ایک پھسلنے والی مچھلی کو پکڑا جاتا ہے۔ جس طرح مچھلی اگر پھسلے تو فوراً دریا میں چلی جاتی ہے۔ اسی طرح اگر یہ تین دن ضائع ہو گئے تو سمجھ لو کہ تمہارا سارا سال ضائع ہو گیا۔ کیونکہ بہت لوگ ایسے ہیں جنہیں سال میں صرف ایک دفعہ قادیان آنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور ان دنوں کے ضائع ہونے کا ان کے سارے سال پر اثر پڑتا ہے۔ پس دوست اس بات کو خود بھی یاد رکھیں۔ اور جو دوست یہاں نہیں ان سے بھی جب ملیں تو انہیں سمجھائیں یہاں تک کہ ہماری جماعت کا ہر فرد اس سے آگاہ ہو جائے۔ اور ان تین دنوں میں ہر شخص

## اپنے اوپر موت وارد کر کے

خدا کے دین کی باتیں سننے کے لئے بیٹھا رہے میں نے پہلے بھی کئی دفعہ سنایا ہے کہ مولوی اسماعیل صاحب چٹھی مسیح والے جو پنجابی زبان کے بہت بڑے شاعر تھے۔ وہ ایک دفعہ مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ اور کہنے لگے آپ تقریر چھوٹی کیا کریں۔ میں نے کہا لوگ تو کہتے ہیں کہ میں تقریر اور بھی لمبی کیا کروں۔ اور آپ کہتے ہیں میں تقریر چھوٹی کیا کروں۔ یہ کیا بات ہے۔ وہ کہنے لگے کہ میرے جیسے تو آپ کی تقریر میں بیٹھے بیٹھے مر جاتے ہیں۔ ان کو سلسل البول کی بیماری تھی اور پانچ پانچ سات سات منٹ کے بعد ان کو پیشاب کی حاجت محسوس ہوتی تھی۔ وہ کہنے لگے جب میں آپ کی تقریر سننے کے لئے بیٹھتا ہوں۔ تو خیال کرتا ہوں۔ کہ یہ بات جو آپ کہہ رہے ہیں بڑی اچھی ہے۔ اسے آپ ختم کر لیں تو اٹھوں گا۔ مگر جب آپ اس بات کو ختم کرتے ہیں۔ تو دوسری بات شروع کر دیتے ہیں۔ اور وہ بھی بڑی اچھی ہوتی ہے۔ پھر میں کہتا ہوں یہ بات بڑی اچھی ہے اسے بھی سن لوں۔ جب یہ ختم ہو گئی تو اٹھ کر چلا جاؤں گا۔ مگر اس بات کے ختم ہونے کے ساتھ ہی آپ اور بات شروع کر دیتے ہیں۔ اور وہ بھی بڑی اچھی ہوتی ہے۔ میں پھر اپنے دل میں کہتا ہوں۔ کہ یہ بات بھی سن لوں۔ مگر اس کے بعد آپ اور بات شروع کر دیتے ہیں۔ اور وہ بھی اتنی اچھی ہوتی ہے۔ کہ اٹھنے کو جی نہیں چاہتا۔ اسی طرح

## بیٹھے بیٹھے پانچ گھنٹے گزر جاتے ہیں

پھر پنجابی میں کہنے لگے "میرا تے پوٹہ پاٹن لگدا ہے" یعنی میرا تو بیٹھے بیٹھے مثانہ پھٹنے لگتا ہے۔

پس اگر اس قسم کی بیماری والا انسان پانچ پانچ گھنٹے بیٹھ سکتا ہے۔ تو تندرست اور مضبوط نوجوان جن کو کوئی بھی بیماری نہیں ہوتی، وہ کیوں نہیں بیٹھ سکتے۔ بے شک یہ ایک

## ہلکی سی قربانی

ہے۔ مگر اس قربانی کے مقابلہ میں تم ان لوگوں کو بھی تو دیکھو جو آجکل جنگ کے میدان میں سخت سردی کے موسم میں کھائیوں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ان کے گھٹنوں گھٹنوں تک پانی ہوتا ہے۔ مگر انہیں پلٹ کر کسی اور طرف دیکھنے کی بھی اجازت نہیں ہوتی۔ یہی حکم ہوتا ہے کہ دشمن کو دیکھو اور مارو۔ اور بعض دفعہ تو پانچ پانچ سات سات دن تک وہ اسی طرح بیٹھے رہتے ہیں۔ پس اگر دنیا کے لئے لوگ اس قدر تکلیفیں اٹھا سکتے ہیں تو

## دین کے لئے

صرف تین دن چند گھنٹوں کے لئے بیٹھ جانا کونسی بڑی قربانی ہے۔ ایسے موقعوں پر تو جیسے مولوی اسمٰعیل صاحب نے کہا تھا خواہ کس قدر تکلیف پہنچے۔ اور خواہ جسم شدت تکلیف کی وجہ سے پھٹنے لگے۔ پھر بھی کوشش یہی کرنی چاہیئے۔ کہ انسان اپنی جگہ پر بیٹھا رہے۔ اور

## تقریروں کو توجہ سے سنتا رہے

مگر میں نے دیکھا ہے جو لوگ ادھر ادھر پھر رہے تھے وہ بالعموم بوڑھے نہیں تھے۔ بلکہ نوجوان تھے۔ اور ان کی کوئی ایسی اغراض نہیں ہو سکتیں۔ جو مجبوریاں کہلا سکیں۔ پس ان دنوں سے

## فائدہ اٹھاؤ

اور کوشش کرو۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمہیں زیادہ سے زیادہ برکات حاصل ہوں ؂

# حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی جانشین

## انجمن ہے یا خلافت؟

قطع نظر اس سے کہ انجمن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کن معاملات میں اپنا جانشین قرار دیا ہے۔ ہم اہل پیغام سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ تم لاہور میں بیٹھ کر کیا حق رکھتے ہو۔ کہ سیدنا حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانشینی کے مسئلہ پر کسی قسم کی بحث اٹھاؤ۔ جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "الوصیت" میں یہ ناطق فیصلہ فرما دیا ہے۔ کہ

"یہ ضروری ہوگا کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے"۔

تعجب ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس واضح اور صریح فرمان کی خلاف ورزی کر کے بھی غیر مبایعین حق پر اور جماعت احمدیہ غلطی پر۔ پھر جس غرض کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "الوصیت" لکھنے کی تحریک پیدا ہوئی۔ یعنی بہشتی مقبرہ کا قیام۔ اس سے بھی غیر مبایعین کو نہ صرف کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ اس الہٰی منشا کے ماتحت قائم کردہ نظام پر ہنسی اور مخول اڑانے والے مگر پھر بھی ان کا قدم راہ حق پر اور جماعت احمدیہ صراط مستقیم سے دور۔ پھر جماعت احمدیہ خواہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلافت کے قیام کی تائید میں حضور کی متعدد تحریریں پیش کرے وہ جھوٹی۔ مگر غیر مبایعین "امارت" کے قیام کے حق میں ایک تحریر بھی پیش نہ کر سکنے کے باوجود سچے خیالعجب

اگر بالفرض کوئی انجمن حضرت احمد علیہ السلام کی جانشینی کے مسئلہ کے متعلق سوال اٹھا سکتی تو وہ انجمن قادیان تھی۔ لیکن قادیان کی انجمن نے تو نہ خلافت اولےٰ میں اس سوال کو اٹھایا۔ اور نہ خلافت ثانیہ میں۔ بلکہ ہر حالت میں خلافت کے آگے سر تسلیم خم کرنا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق ضروری قرار دیا۔ پھر غیر مبایعین کون ہیں جو لاہور میں بیٹھ کر یہ شور مچا رہے ہیں۔ کہ حضرت اقدس کی جانشینی کا حق ان کی انجمن کو حاصل ہے۔ خلافت کو نہیں۔ اگر کسی سمجھدار انسان کے سامنے ایک طرف حضرت مسیح موعودؑ کے یہ الفاظ رکھ دیئے جائیں کہ "یہ ضروری ہوگا کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے"۔ اور دوسری طرف غیر مبایعین کے اس دعوے کو رکھ دیا جائے کہ ہماری انجمن کا مقام تو لاہور ہے۔ مگر حضرت صاحب کے صحیح معنوں میں اور سچے جانشین ہم ہی ہیں۔ تو وہ ان کے متعلق کیا رائے قائم کرے گا۔

لطف یہ ہے کہ غیر مبایعین تو اپنی انجمن کی قائم مقامی پر زور دیتے رہتے ہیں۔ اور بنایا ہوا امیر ہے۔ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ یہ سب شور صرف سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی عداوت کا نتیجہ ہے۔ ورنہ سمجھتے وہ بھی یہی ہیں۔ کہ انجمن ہرگز ان امور میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانشینی نہیں کر سکتی۔ جن کو پورا کرنا حضور کی بعثت کا مقصد تھا۔ کیا ان حالات میں ہمارا حق نہیں کہ ہم سوال کریں۔ کہ سیدنا حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کہاں لکھا ہے کہ میرے بعد خلافت نہیں بلکہ امارت کا سلسلہ چلے گا۔ کیا غیر مبایعین کے پاس اس سوال کا کوئی جواب ہے۔

خاکسار۔ عبد القادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ لائل پور

# حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اہم ہدایات

## واقعہ ڈلہوزی کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ

## برطانیہ کی کامیابی کے علاوہ امریکہ اور ہالینڈ کیلئے بھی دعائیں کی جائیں

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

۲ر دسمبر ۱۹۴۱ء حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اصل موضوع پر تقریر شروع کرنے سے قبل حاضرین کو بعض اہم امور کی طرف توجہ دلائی جنہیں افادۂ جماعت کیلئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

(۱)

پہلے تو میں عید کے متعلق دوستوں کو یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ کہ جو دوست کل ٹھہرینگے اور ٹھہر سکینگے۔ ان کو معلوم ہو کہ کل انشاء اللہ تعالیٰ نو بجے اس جگہ عید کی نماز ہوگی۔ عیدگاہ تو دوسری جگہ ہے۔ مگر مجھے کہا گیا ہے۔ کہ آج کی تقریر کے بعد لاؤڈ سپیکر کا انتظام وہاں فوراً کیا جانا مشکل ہے اور چونکہ دوست زیادہ ہونگے اور خطبہ کی آواز بغیر لاؤڈ سپیکر کے ان تک نہیں پہنچ سکیگی اس لئے یہی تجویز کی گئی ہے۔ کہ اسی مقام پر نماز عید ادا ہو۔ اور چونکہ یہ عید مع جلسہ کے بعد آگئی ہے۔ اور وہ دوست جو ملاقاتیں کر کے واپس جانا چاہتے ہیں۔ اُن کی سہولت بھی مدنظر ہے۔ اس لئے میں نے تجویز کی ہے۔ کہ کل ٹھیک نو بجے نماز عید شروع ہو جائے۔ اور پھر مختصر سے خطبہ کے ساتھ عید کو ختم کر دیا جائے تاکہ جانے والے اصحاب جنہوں نے ابھی تک ملاقات نہیں کی مل لیں اور گاڑی پر پہنچنے والے گاڑی پر پہنچ سکیں۔

عام طور پر ہم نماز عید میں آنے والوں کی سستی کو دیکھ کر مقررہ وقت سے گھنٹہ سوا گھنٹہ بڑھا دیا کرتے ہیں۔ تاکہ جو سست ہیں وہ بھی آجائیں۔ مگر کل غالباً مہمانوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا نہیں ہوگا۔ اس لئے دوست نو بجے کے معنے نو بجے ہی سمجھیں۔

(۲)

اس کے بعد پیشتر اس کے کہ میں اپنا مضمون شروع کروں۔ کل کے لیکچر* کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ مجھے بعض دوستوں کے خطوط سے ایسا معلوم ہوا ہے۔ کہ میری کل کی تقریر کی بعض باتوں سے کچھ غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے چنانچہ بعض دوستوں کی مجھے چٹھیاں آئی ہیں۔ کہ ڈلہوزی کے واقعہ کے متعلق جو اعلان کیا گیا تھا اس سلسلہ میں ہم اپنا نام پیش کرتے ہیں۔ گویا میری کل کی تقریر سے بعض دوستوں نے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ کوئی کارروائی میرے مدنظر ہے۔ حالانکہ میں نے وضاحت سے کہہ دیا تھا۔ کہ یہ

### معاملہ ابھی میرے زیر تحقیق ہے

اور بالکل ممکن ہے۔ کہ تحقیق کے بعد ہمیں اپنی رائے کو بدلنا پڑے۔ گو ہمیں شبہات ہیں اور قوی شبہات ہیں۔ مگر ان صحیح حالات کے معلوم ہونے پر ہر وقت اپنی رائے کو بدل سکتا ہے۔ پس ممکن ہے۔ تحقیق کے بعد ہمیں اپنی رائے بدلنی پڑے۔ یا یہ معاملہ محبت اور پیار سے سلجھ جائے۔ اور پھر یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ماتحت افسروں کی رپورٹیں تو درست نہ ہوں۔ مگر

### حکومت پنجاب شریفانہ رویہ اختیار کرے

پھر کسی قوم کے خلاف رائے رکھنے کی محض اسلئے اجازت نہیں ہو سکتی۔ کہ اس قوم کے بعض افراد مخالف ہیں۔ اگر بالفرض حکومت پنجاب ہمارے خلاف فیصلہ دے دے گی۔ تو حکومت ہند کے پاس جانے کا دروازہ ہمارے لئے کھلا ہے۔ پس پیشتر اس کے کہ ہم کوئی بُری رائے قائم کریں ہمارا فرض ہوگا۔ کہ ہم حکومت ہند کو توجہ دلائیں اور اگر حکومت ہند بھی انصاف کی طرف توجہ نہ کرے۔ تو ہمارا فرض ہوگا۔ کہ انگلستان کی حکومت کے سامنے ہم اس معاملہ کو رکھیں۔ پس اگر میرے الفاظ سے کسی دوست کو یہ غلط فہمی ہوئی ہو۔ کہ قریب ترین عرصہ میں میں اس کے متعلق کوئی قدم اٹھانے والا ہوں تو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ اور اگر میرے کسی لفظ سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہو۔ تو وہ لفظ غلط طور پر میری زبان سے نکلا ہوگا۔

میں نے جیسا کہ خطبہ میں بھی بیان کیا تھا۔ ہم پوری طرح

### حکومت کو اصلاح کا موقعہ

دینگے۔ کیونکہ اسلام کا یہ طریق نہیں کہ بغیر کسی پر حجت تمام کرنے کے الزام عائد کر دیا جائے۔ درمیانی غلطیاں ایسی ہوتی ہیں جن کی اصلاح کا انسان کو ہر وقت موقعہ ہوتا ہے۔ اور بالکل ممکن ہے۔ کہ اس وقت ہمیں حکومت کے بعض افسروں کی جو غلطیاں نظر آتی ہیں۔ ان کی وہ اصلاح کر لیں اسلئے ہمارا یہ حق نہیں کہ ہم ابھی سے انکے متعلق کوئی بُری رائے قائم کر لیں۔ اور فیصلہ کر لیں کہ وہ ہم سے انصاف نہیں کریں گے۔ اگر ہم ایسا خیال کریں تو یہ ہماری بے انصافی ہوگی۔ پس دوستوں کو صبر کے ساتھ اسوقت کا انتظار کرنا چاہیئے۔

### جب میں یہ اعلان کروں

کہ ہم نے حکومت کے ہر حصہ کو اصلاح کا پورا موقعہ دیدیا ہے۔ مگر پھر بھی اس نے اپنی اصلاح نہیں کی۔ اسکے بعد ہمیں یہ دیکھنا پڑیگا۔ کہ جو تجویز اس ظلم کے ازالہ کیلئے میں کروں اس میں حصہ لینے کے کون کون دوست اہل ہیں۔ ممکن ہے وہ کوئی ایسی تجویز ہو۔ جس میں سرکاری ملازمین حصہ نہ لے سکتے ہوں اسی طرح اور کئی تجاویز ہو سکتی ہیں۔ جو میرے ذہن میں تو ہیں۔ مگر میں ان کو ظاہر نہیں کرتا۔ اور ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ پس ابھی دوستوں کو

### نام پیش کرنے کی ضرورت نہیں

نام پیش کرنے کا وہی وقت ہوگا۔ جب میں یہ کہوں گا۔ کہ ہم نے گورنمنٹ پر حجت پوری کر دی ہے۔ مگر ابھی تک تو پنجاب گورنمنٹ پر بھی حجت پوری نہیں ہوئی۔ کجا یہ کہ حکومت ہند یا حکومت انگلستان پر حجت ہوئی ہو۔ اسی لئے میں نے کہا تھا۔ کہ اصل کام وہ ہوتا ہے۔ جو

### صبر اور شدائد کو برداشت کرنیکے بعد!

اپنے وقت پر کیا جائے۔ وہ کام حقیقی کام نہیں کہلا سکتا۔ جو محض جوش کے ماتحت کیا جائے۔ اور جس کے متعلق انسان خیال کرے کہ اگر میں نے اسوقت یہ کام نہ کیا۔ تو میرا جوش ٹھنڈا ہو جائے گا۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ اگر میں دو سال صبر کرونگا تو میری غیرت نکل جائیگی۔ وہ کبھی باغیرت مومن نہیں کہلا سکتا۔

### باغیرت مومن

وہی ہے جسے بیس سال بھی اگر صبر کرنا پڑے تو صبر کرتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ صحابہ کرامؓ نے تیرہ سال مکہ میں کفار کے مظالم پر صبر کیا۔ اور ایک دو سال مدینہ میں بھی دشمنوں کے مقابلہ میں صبر سے کام لیتے رہے۔ گویا چودہ پندرہ سال مسلسل انہوں نے صبر کیا۔ اور ان کی غیرتیں دبی رہیں۔ پھر جب خدا نے ان سے کہا۔ کہ اب تمہاری غیرت کا امتحان لیا جائیگا۔ تو وہ آگے آ گئے۔ لیکن اس واقعہ پر تو ابھی تین چار مہینے ہی گذرے ہیں۔ حالانکہ اسلام نے ہمیں چودہ پندرہ سال تک اپنی غیرت کو دبانے کا سبق سکھایا ہوا ہے۔ پس دوست اس وقت تک صبر کریں۔ جب تک گورنمنٹ پر حجت تمام نہ ہو جائے اور جب تک میں اس کے متعلق کوئی اعلان نہ کروں۔ اور یہ اعلان نہ کروں۔ کہ کس قسم کے لوگوں کو بلاتا ہوں۔ ممکن ہے۔ میں بغیر کسی شرط کے ہی دوستوں کو بلا لوں۔

(۳)

ایک اور بات جس کی طرف میں دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ کل میں نے

### حکومت انگریزی کی امداد

کے متعلق جماعت کو تحریک کی تھی۔ اسی طرح میں نے موجودہ جنگ میں انگریزوں کی کامیابی کیلئے دعا کرنے کی تحریک کی تھی۔ اور میں نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ حکومت ملک میں امن کے قیام کے متعلق جو تجاویز عمل میں لائے۔ ان تجاویز پر عمل کر کے ہماری جماعت کو قیام امن کی کوششوں میں حکومت کا ساتھ دینا چاہیئے۔ مگر ایک بات مجھ سے نظر انداز ہوگئی۔ اور وہ یہ کہ

### انگریزی حکومت کے علاوہ دو اور حکومتیں

بھی ہم سے ایک حد تک حسن سلوک کرتی ہیں۔ اور انہوں نے اپنے اپنے ملک میں ہمیں تبلیغ کی اجازت دی ہوئی ہے۔ انگریزوں کا بھی ہم سے یہی حسن سلوک ہے ورنہ وہ اور ہمیں کیا دیتے ہیں۔ آج تک ہم نے انگریزوں سے کوئی مادی فائدہ نہیں اٹھایا۔ ہم ان کا یہی احسان سمجھتے ہیں۔ کہ انہوں نے ہمیں تبلیغ کی اجازت دی ہوئی ہے۔ پس ہمارا اقرار احسان اسلامی تبلیغ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ مگر اخبار "زمیندار" ٹائپ کے لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارا اقرار احسان اُن کے اقرار احسان کی طرح ہوتا ہے۔ اور جب ہم کہتے ہیں کہ ہم

### انگریزوں کے ممنون احسان

ہیں۔ تو وہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے کوئی کرم بخشی کی ہوگی۔ حالانکہ ہم اسلام کے تابع ہیں اور اسلامی تعلیم کے ماتحت سمجھتے ہیں۔ کہ جب کوئی باپ یا استاد یا ملک کا والی اپنے فرائض کو ادا کرتا ہے۔ تو وہ دوسروں پر احسان کرتا ہے۔

---

* یہ تقریر جو بہت سے اہم امور پر مشتمل ہے اور کافی لمبی ہے۔ جلد سے جلد مرتب کر کے شائع کی جائیگی۔ انشاء اللہ ابھی وہ مرتب نہیں ہو سکی۔

پس جب ہم انگریزوں کو محسن کہتے ہیں تو اس کے معنے صرف اتنے ہوتے ہیں کہ انہوں نے ہمیں

**تبلیغ کی اجازت**

دی ہوئی ہے۔ اس سے زیادہ ہماری کوئی مراد نہیں ہوتی اور نہ ہم نے ان سے کسی اور حسن سلوک کی کبھی تمنا کی ہے۔ اور نہ انہوں نے ہی کبھی ہم پر کوئی اور احسان کیا ہے۔ بہرحال جیسا کہ میں نے بتایا ہے دو اور حکومتیں بھی ہیں جن کا اس رنگ میں ہم پر احسان ہے۔ ان میں سے ایک تو

**امریکہ کی حکومت**

ہے۔ وہاں ہزارہا احمدی پائے جاتے ہیں۔ گو وہاں بعض روکیں بھی ہیں اور حکومت امریکہ نے اپنے ملک میں داخلہ پر بعض پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں۔ مگر پھر بھی وہاں ہمارا مبلغ موجود ہے۔ اور ہزارہا احمدی مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ دُوسرا ملک

**ہالینڈ**

ہے۔ جہاں سماٹرا اور جاوا میں ہزاروں احمدی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے مشرقی ممالک میں ہندوستان کے بعد ہماری سب سے بڑی جماعت جاوا اور سماٹرا میں ہی ہے۔ بیسیوں جماعتیں ہیں جو مختلف شہروں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور ان ساری جماعتوں میں تبلیغ ہو رہی ہے۔ مگر گورنمنٹ کی طرف سے ہماری تبلیغ کے رستہ میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ڈالی جاتی۔ پس جیسے انگریزوں کا ہم پر احسان ہے کہ انہوں نے ہمیں تبلیغ میں آزادی دی ہوئی ہے۔ اسی طرح یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ۔ اور حکومت ہالینڈ کا بھی ہم پر احسان ہے۔ اور یہ دونوں حکومتیں بھی آجکل جنگ میں شامل ہیں۔ ہم ہندوستان کے رہنے والے ان کی کسی اور طرح تو مدد نہیں کر سکتے۔ ہاں ہم دعا سے مدد ضرور کر سکتے ہیں۔ پس ہماری جماعت کے

**تمام دوستوں کو دُعائیں کرنی چاہئیں**

کہ اللہ تعالیٰ ان قوموں کو ظلموں اور جنگ کی تلخیوں سے محفوظ رکھے۔ پھر جس وقت میرا یہ خطبہ باہر پہنچیگا۔ ہماری جماعت کے وہ دوست جو جاوا اور سماٹرا اور بورنیو میں رہتے ہیں۔ اسی طرح وہ دوست جو یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کے مختلف شہروں میں رہتے ہیں۔ ان کے کانوں تک بھی یہ آواز پہنچ جائے گی۔ کہ جس حکومت نے انہیں تبلیغ اسلام کی اجازت دے رکھی ہے۔ اس مصیبت کے وقت اُن کا فرض ہے۔ کہ اُس

**حکومت کے ساتھ ہر طرح تعاون**

کریں۔ جنگ کے کاموں میں اسے مدد دیں۔ اور اس کی کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ تاکہ دنیا میں ہمیشہ ایسے مرکز قائم رہیں جو صداقت کے پھیلنے میں روک نہ ہوں۔ بلکہ اس کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ مدد دینے والے ہوں۔

پس ان ملکوں کے جو باشندے ہیں اُن کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ہر قسم کی قربانیاں کرکے اپنی اپنی حکومتوں کے ساتھ تعاون کریں۔ اور ہندوستان کے رہنے والے احمدیوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اپنے ان بھائیوں کا خیال کرکے جو جاوا اور سماٹرا اور بورنیو میں رہتے ہیں۔ اور اپنے ان بھائیوں کا خیال کرکے جو یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کے مختلف حصوں میں رہتے ہیں۔ اور یہ خیال کرتے ہوئے۔ کہ اب اُن پر حملہ ہو رہا ہے۔ اور جاوا اور سماٹرا اور امریکہ میں تو ہمارے مبلغ بھی موجود ہیں۔

**خاص طور پر دُعائیں کریں**

کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ انہیں مشکلات سے بچائے۔ اور اسلام کی تبلیغ کا دروازہ ہمارے لئے ہمیشہ کُھلا رہے +



تبلیغ بیرون ہند

# سیرالیون مغربی افریقہ میں تبلیغ

## نئی جماعتیں۔ پیدل دَورہ۔ افریقن احمدیوں کا اخلاص و ایثار۔ قابل تقلید مثالیں!

**ایک اور مخلص جماعت**

مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ ۳ تبوک کو خاکسار "بو" سے ضروری سامان ساتھ لے کر لاری میں "بنڈو" پہنچا۔ لیکن ان تین طلباء نے بیس میل کا یہ سفر پیدل طے کیا۔ پھر "بنڈو" سے ہم سب "والے ہوں" جو ۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ پیدل گئے۔ "والے ہوں" میں مولوی محمد صدیق صاحب کے ذریعہ ایک نئی جماعت پیدا ہوئی ہے۔ پہلے پہل ہمارے ایک شاگرد الفا علی عباس نے یہاں تبلیغ کی۔ میں یہاں ۲ روز ٹھہرا اور صبح و شام لوگوں کی تربیت میں مشغول رہا چونکہ مولوی صاحب دو تین ہفتہ تک یہاں پہنچنے والے تھے۔ اسلئے میرا یہاں زیادہ ٹھیرنا غیر ضروری معلوم ہوا۔ یہاں کے نومبایعین کی درخواستہائے بیعت مولوی صاحب حضرت امیر المومنین کیخدمت میں بھیج چکے ہیں۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ "والے ہوں" کی جماعت "باوماہوں" کی طرح نہایت مخلص ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ۔

۹۔ تبوک کو خاکسار طلباء کے ہمراہ "والے ہوں" سے "بانڈاجوما" جو ۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے پیدل پہنچا۔ طلباء نے میرا سامان اپنے سروں پر اٹھایا۔

**نیا احمدیہ مدرسہ**

بانڈاجوما میں جماعت قائم ہوئے ۹ ماہ کے قریب ہو چکے ہیں۔ شریف عباس یہاں کا مخلص ترین احمدی ہے انکے ہاں تقریباً ۸۰ طلباء علوم عربیہ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اور اب حکومت کی اجازت سے انہوں نے باقاعدہ سکول کھولدیا ہے۔ اور انگریزی کیلئے ایک استاد ملازم رکھ لیا ہے۔ سکول میں خصوصیت سے احمدیت کی تلقین کی جاتی ہے۔ اور ایک کلاس مبلغین بھی جاری ہے۔ جسمیں شریف عباس صاحب خود تعلیم دیتے اور دلائل سکھلاتے ہیں۔ میری موجودگی میں ۸ طلبا اور ۳ اساتذہ نے تبلیغی لیکچر دیئے۔ جن میں سے ۶ کو نقدی کی صورت میں میں نے انعامات دیئے۔

**بہتر دینی حالت**

میں نے محسوس کیا کہ طلباء احمدیت سے بیش از پیش مانوس ہیں۔ اخلاقی اور عملی حالت بھی پہلے سے بہتر معلوم ہوتی ہے۔ مولوی محمد صدیق صاحب نے ان میں سے دو اساتذہ اور ایک طالب علم کو تین ماہ اپنے ساتھ رکھکر عربی میں کافی اصلاح کر دی ہے۔ جسکے نتیجہ میں دوسرے طلباء بھی پہلے سے زیادہ صحیح عربی میں گفتگو کرتے ہیں۔ میں نے "بانڈاجوما" میں چھ دن قیام کیا اور صبح و شام مسجد میں وعظ کرتا رہا۔ ازالہ اوہام کے بعض حصے بھی مسجد میں احباب اور طلباء کو سُنائے۔ دو معزز احمدیوں کو چار سے زائد بیویوں کو طلاق دینے کی تلقین کی۔ دونوں نے وعدہ کیا کہ عنقریب زائد بیویوں کو علیحدہ کر دینگے۔

**افریقن احمدیوں کا ایثار**

۱۵ کو خاکسار "بانڈاجوما" سے بوقت ۲ بجے صبح ۴ طلبا کے ہمراہ "بو" کی طرف پیدل روانہ ہوا۔ لیکن ابھی ۱۹ میل ہی طے کئے تھے کہ ایک عیسائی دوست مسٹر سایر بونگے نے باصرار اپنی کار میں بٹھاکر "بو" پہنچا دیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء وھداہ الی الاسلام لیکن طلباء نے جنکے نام عبد الباری۔ محمد بنگے۔ عقیل اور یحیٰ ہیں ۳۳ میل کا سفر پیدل طے کیا اور میرا اسباب اٹھائے ہوئے بوقت مغرب "بو" پہنچ گئے۔ اسی سفر میں راستہ میں الفا ابراہیم زکی افریقن مبلغ اپنی بیوی اور ایک شاگرد کے ساتھ پیدل سفر کرتے ہوئے مجھے ملے اور ۲۲ میل طے کرکے شام کو طلباء کے ہمراہ "بو" پہنچے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء لڑکوں نے ایکدن میں اسقدر لمبا سفر الفا ابراہیم کے حکم سے کیا۔ ورنہ میری ہدایت تو یہ تھی کہ راستہ میں کسی جگہ ایکدن ٹھہر جائیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان سب کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو استقلال کے ساتھ کام کرنیکی توفیق دے۔

**باورچی سے مبلغ**

مولوی محمد صدیق صاحب سے بو میں ملاقات ہوئی۔ انہیں ماگبورکا میں بعض عیسائیوں اور غیر احمدیوں کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔ وہ شامی جس نے بلایا تھا احمدیت کے قریب ہے۔ اس نے دس شلنگ چندہ دیا فجزاہ اللہ احسن الجزاء وھداہ الی الحق۔ ایک طالبعلم کو جس کا نام عبد الباری ہے۔ اس لئے بو میں چھوڑ رہا ہوں۔ کہ رمضان کے مہینہ میں احمدیوں کی امامت کرے انہیں قرآن مجید پڑھائے۔ اور عام لوگوں کو تبلیغ کرے۔ یہ شخص پہلے میرے پاس باورچی کے طور پر تھا اور ۱۵ شلنگ ماہوار تنخواہ لیا کرتا تھا۔ پھر خود بخود طالبعلم بن گیا۔ اور تنخواہ بند کر دی۔ لیکن بدستور خدمت کرتا رہا۔ چنانچہ ڈیڑھ سال کے عرصہ میں اس نے انگریزی کی پانچ کتابیں پڑھیں اور عربی کی دو۔ اور قرآن مجید کے ایک حصہ کا ترجمہ بھی سیکھ لیا۔ اور اب اچھا لیکچرار ہے عموماً ترجمانی کرنے کی وجہ سے صداقت احمدیت کے اکثر دلائل اسے یاد ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ عنقریب اسے مبلغ مقرر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ

**مرکز میں بخیریت واپسی**

۱۸ر تبوک کو الفا ابراہیم زکی مبلغ اور ان کی اہلیہ اور شاگرد اور میرے ۳ طلبا بو سے روانہ ہوئے ڈامبارا میں ایک دن ٹھہر کر تبلیغ کی اور اگلے روز موضع "جالپو واہوں" میں پہنچ گئے۔ اور اس طرح بو سے ۲۰ میل پیدل سفر کیا۔ ۲۰ تاریخ کو بذریعہ لاری سامان اپنے ہمراہ لیکر خاکسار بھی جالپو واہوں پہنچ گیا۔ جالپو واہوں سے اسی روز ہم سب ۸ کس ٹونگے کی طرف جو ۲۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ روانہ ہوئے طلباء نے میرا سامان اٹھایا۔ راستہ میں ایک گاؤں میں جس کا نام "فویا" ہے رات کو ٹھہر کر تبلیغ احمدیت کی۔ گاؤں کے چیف نے جس کا نام "وے ہی" ہے۔ فرائض مہمان نوازی احسن طریق سے ادا کئے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء وھداہ الی الحق۔ ۲۱ر تبوک کو ہم سب بفضلہ تعالےٰ بخیریت قبل دوپہر ٹونگے پہنچ گئے۔

ناظم نشر و اشاعت

# وصیّتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔

**نمبر ۶۰۰۵ :۔** منکہ سیدہ بیگم ہمشیرہ چوہدری محمد اکرم خاں قوم جٹ کاہلوں عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک جھبور ۱۱۷ ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳ ۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری منقولہ جائیداد اس وقت ۱۸ تولہ سونا ہے جسکی قیمت اندازاً مبلغ ۔/۶۸۹ روپے ہیں۔ اس کے علاوہ ۔/۲۰۰ روپے میرے پاس نقد ہیں۔ گویا میری کل جائیداد مالیتی مبلغ ۔/۸۸۹ روپے ہیں۔ میں اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جسقدر رقم میں اپنی زندگی میں صدر انجمن احمدیہ کے پاس بھیجدونگی۔ وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اس کے علاوہ میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ الامۃ :۔ سیدہ بیگم نشان انگوٹھا

گواہ شد :۔ مسعود احمد برادر موصیہ۔

گواہ شد :۔ محمد اکرم خاں برادر موصیہ۔

**نمبر ۵۹۱۷ :۔** منکہ حلیمہ بی بی زوجہ خیرالدین صاحب قوم آرائیں عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۲۷ ۶/۴۱ سکنہ محلہ دارالسعۃ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج ۲۲ ۶/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اسوقت صرف حق مہر مبلغ دوصد روپیہ ہیں ایک مکان میرے خاوند کا ہے اور جب تک میرا حق مہر خاوند ادا نہ کرے اُس کی مالک میں ہوں۔ لہذا میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ اپنے حق مہر کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بطور وصیت ادا کردونگی۔ نیز علاوہ اس کے میرے پاس موجودہ وقت میں کوئی زیور وغیرہ کی مالیت نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی نقد رقم ہے اگر میرے مرنے کے بعد کوئی میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ورثاء کو اس کی ادائیگی میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ الامۃ :۔ نشان انگوٹھا حلیمہ بی بی۔ گواہ شد :۔ حکیم احمد دین محلہ دارالسعۃ۔ گواہ شد :۔ خیرالدین احمدی محلہ دارالسعۃ

**نمبر ۵۹۰۷ :۔** منکہ چوہدری خیرالدین ولد مولا بخش صاحب موصی مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالسعۃ قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۶/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ مگر میرا گذارہ ملازمت پر ہے۔ اسوقت مبلغ پندرہ روپے ماہوار میری تنخواہ ہے۔ جس کے دسویں حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آمد کے بڑھنے کی صورت میں حصہ وصیت بقدر زیادتی بڑھاتا رہوں گا۔ اور میں وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو میرے بعد لینے کے حقدار ہونگے۔ اور میرے ورثاء کو اس کی ادائیگی میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ العبد :۔ خیرالدین محلہ دارالسعۃ۔ گواہ شد :۔ حکیم احمد دین محلہ دارالسعۃ۔ گواہ شد :۔ محمد احمد بھاگلپوری محلہ دارالسعۃ۔

**نمبر ۶۰۱۴ :۔** میں مہر بی بی زوجہ نظام الدین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ تجارت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۸/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد میرا حق مہر یکصد روپیہ ہے۔ جو میرے شوہر کے ذمہ ہے اس کے سوا کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میں کچھ کاروبار کرتی ہوں۔ جو کم وبیش ہوتا رہتا ہے۔ آمد کے مطابق اس کا حصہ ۱/۱۰ ادا کرتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ :۔ مہر بی بی۔

گواہ شد :۔ نظام الدین خاوند موصیہ

گواہ شد :۔ ایم غلام رسول

**نمبر ۶۰۱۵ :۔** میں رشیدہ بیگم بنت مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے۔ قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳ دسمبر ۱۹۴۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ صرف اپنے والد صاحب سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں جس کے دسویں حصہ یعنی ایک روپیہ ماہوار کی وصیت کرتی ہوں۔ آج کے بعد اگر میری کسی قسم کی جائیداد پیدا ہوگی۔ تو انجمن اس کے دسویں حصہ کی وصولی کی بھی حقدار ہوگی۔ ایسا ہی آمدنی میں کمی بیشی ہوئی تو اس کی بھی اطلاع دیتی رہونگی۔ الامۃ :۔ رشیدہ بیگم۔ گواہ شد :۔ عبدالعزیز احمدی ریٹائرڈ پٹواری عزیز منزل قادیان۔ گواہ شد :۔ محمد دین ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر قادیان۔

**نمبر ۶۰۱۳ :۔** میں محمد امین الدین عامر ولد حکیم مولوی محمد شریف الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ڈاکٹری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت یکم مئی ۱۹۴۰ء ساکن امرتسر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۴۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) اسوقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ آئندہ اگر کوئی جائیداد ہوئی۔ تو اس کا دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت ادا کرونگا۔ میری وفات پر میرے متروکہ کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر زندگی میں حصہ جائیداد ادا کردوں تو وہ متروکہ میں سے منہا تصور ہوگا۔ (۲) میری ماہوار آمدنی فی الحال مبلغ پچیس روپے ماہانہ ہے میں اپنی اس آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد حصہ آمد ادا کرتا رہونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

العبد :۔ محمد امین الدین عامر کوچہ قاصداں امرتسر۔

گواہ شد :۔ سید بہادل شاہ سکرٹری وصایا امرتسر

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بھاگلپور۔ ۳۱ر دسمبر۔ کہا جاتا ہے کہ بہار گورنمنٹ ہندو ایجی ٹیشن کے آگے جھک گئی ہے۔ اور گورنر نے مسٹر ساورکر کو لکھا تھا کہ وہ ان سے بات چیت کرنا چاہتے ہیں۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ ورکنگ کمیٹی کے مشورہ کے بغیر وہ کوئی بات نہیں کر سکتے۔ اب ممبران کمیٹی سے ان کی ملاقات کا انتظام کیا جائیگا۔

دہلی۔ ۳۱ر دسمبر۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۴۲ء سے شہری آبادی کے پٹرول کے خرچ میں چالیس فیصدی کمی کر دیجائے جس کا مطلب یہ ہے کہ پرائیویٹ کاروں کیلئے پٹرول کا راشن نصف رہ جائیگا۔ کیونکہ ہندوستان کی مشرقی بیرونی چوکیوں کی حفاظت کرنیوالے ہوائی جہازوں کیلئے زیادہ پٹرول کی ضرورت ہے اور برما سے درآمد میں رکاوٹ پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

دہلی۔ ۳۱ر دسمبر۔ نوروز کی تقریب پر خطابات کی فہرست شائع ہوگئی ہے۔ علاوہ دیگر خطابات کے خان بہادر نواب فضل علی صاحب ایم ایل اے اور پنجاب کے محکمہ جنگلات کے یورپین چیف کنزرویٹر کو سر کا۔ چوہدری محمد حسین صاحب ایم ایل اے کو خان بہادر کا۔ میاں محمد یوسف صاحب احمدی سپرنٹنڈنٹ پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور کو خان صاحب کا اور مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو کے۔ جی۔ سی کا خطاب دیا گیا ہے۔

لاہور۔ ۳۱ر دسمبر۔ پنجاب بیوپار منڈل کی ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ چونکہ حکومت پنجاب نے بجری ٹیکس ایکٹ کی سختی کو کم کرنے کے لئے جو قدم اٹھایا۔ وہ تسلی بخش نہیں۔ اس لئے ۹ر جنوری ۱۹۴۲ء سے تمام صوبہ میں تجارتی ڈیڈلاک پیدا کر دیا جائے اور عام ہڑتال رکھی جائے۔

ولنگٹن۔ ۳۱ر دسمبر۔ نیوزی لینڈ کے وزیراعظم نے اعلان کیا ہے کہ کل جاپانی جہازوں نے نیوزی لینڈ کے ایک جزیرہ اوبشن نام پر بم باری کی۔ مگر نقصان بہت معمولی ہوا۔ بعض اور جزائر پر بھی وہ پرواز کرتے پائے گئے۔ مگر بم نہیں پھینکے۔

قاہرہ۔ ۳۱ر دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ لیبیا میں برطانوی فوجوں نے ٹریپولی جانیوالی بڑی سڑک پر قبضہ کر لیا ہے۔ دشمن پر ہمارا دباؤ اس علاقہ میں برابر بڑھ رہا ہے

اور جرمن فوج جدابیا کی پہاڑیوں میں قریباً محصور ہو گئی ہے۔

چنکنگ۔ ۳۱ر دسمبر۔ ایک چینی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہانگ کانگ پر جاپانی حملہ کے باوجود چینی گوریلا دستے کولون پر برابر حملے کرتے رہیں گے اور کوشش کرینگے۔ کہ جاپانی سلسلہ رسل و رسائل قائم نہ کر سکیں ایک اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ شمالی یونن میں خونریز جنگ جاری ہے۔ جاپانی ٹینک اور مسلح گاڑیاں بکثرت استعمال کر رہے ہیں۔ اس علاقہ میں جاپانی فوجیں دریائے میلو کو عبور کر گئی ہیں۔

بٹاویہ۔ ۳۱ر ولندیزی آب دوزوں نے بحرالکاہل اور جزائر شرق الہند کے سمندر میں جاپان کے تین تباہ کن جہاز۔ تین کروزر اور آٹھ فوج بردار جہاز غرق کر دئے ہیں۔

منیلا۔ یکم جنوری۔ یہاں کی عام حالت میں ابھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ امریکن افواج ڈیفینس کی سکیم کے مطابق سخت مقابلہ کر رہی ہیں۔ امریکن سینٹ کی خارجہ کمیٹی کے چیئرمین نے ایک بیان میں کہا۔ کہ خیال ہے منیلا ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ فلپائن اور امریکہ کے مابین اتنا لمبا فاصلہ ہے۔ کہ وہاں جلد کمک نہیں پہنچائی جا سکتی بلکہ امریکہ کو وہاں اپنے جانی اور جہازی نقصان کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے۔ منیلا کے جنوب مغرب میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ جنرل میکارتھر نے اطلاع دی ہے کہ زخمیوں کو ہسپتالی جہازوں میں آسٹریلیا بھیجدیا گیا ہے۔ اب صرف امریکہ کے بحری محکمہ کو ہی منیلا سے خبریں مل رہی ہیں۔ دنیا کے دوسرے حصوں سے اس کا تعلق کٹ چکا ہے۔

واشنگٹن۔ یکم جنوری۔ کینیڈا میں دو روز قیام کے بعد آج مسٹر چرچل یہاں آرہے ہیں۔ آپ نے اوٹاوہ میں اخباری نمائندوں کے سوالات کے جواب میں کہا کہ گذشتہ پانچ ماہ میں ہمارا جو جہازی نقصان ہوا۔ وہ گذشتہ پانچ ماہ کے نقصان کا پانچواں

حصہ ہے۔ میں اور مسٹر روزویلٹ ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھے رہے۔ بلکہ اہم فیصلے کئے ہیں۔ لیکن انہیں ابھی ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے کہا۔ مجھے یقین ہے کہ سنگاپور دشمن کے مقابلہ میں برابر جما رہیگا۔ میں نے اور مسٹر روزویلٹ نے جو فیصلے کئے ہیں۔ وہ زبانی جمع خرچ نہیں۔ بلکہ انہیں عملی جامہ پہنایا جائیگا۔

دہلی۔ ۳۰ر دسمبر۔ سنگاپور میں بیس ہزار ہندوستانی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے حکومت ہند سے درخواست کی ہے۔ کہ انہیں وہاں سے نکالا جائے۔ سمندری محکمہ کی رائے ہے۔ کہ اس وقت واپسی کے لئے سمندر کا سفر ملایا میں رہنے کی نسبت بھی زیادہ خطرناک ہے علاوہ ازیں جہازوں کی کمی بھی حکومت کی راہ میں زبردست روک ہے۔

کلکتہ ۳۱ر دسمبر بنگال یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ نے ایک ہنگامی اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ کلکتہ۔ چٹاگانگ۔ آسن سول وغیرہ شہروں میں تمام کالج اور سکول ۱۸ جنوری تک کے لئے بند کر دیئے جائیں۔ میٹرک اور بی۔ اے کے امتحانات ایک ماہ کیلئے ملتوی کر دیئے گئے ہیں اور اس کی وجہ غیر یقینی حالات بیان کیئے گئے ہیں۔

واشنگٹن ۳۱ر دسمبر مسٹر روزویلٹ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کی نصف آمدنی جنگی پروگرام پر خرچ کیجائیگی نصف آمد قریباً ایک کھرب ڈالر ہے۔ جاپان کے اعلان جنگ سے پیشتر آمد کا ۲۷ فیصدی جنگی پروگرام پر خرچ کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

سنگاپور یکم فروری۔ سنگاپور کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ پیراک کے محاذ پر ہماری فوجوں کی دشمن کے دستوں سے جھڑپیں ہوئیں۔ کوانٹن میں بھی برابر لڑائی ہو رہی ہے۔ دشمن کی توپوں نے شدید گولہ باری کی۔ مگر زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ سنگل کو ملایا کے مغربی کنارے کی ایک بندرگاہ پر دشمن نے حملہ کیا۔ بعض فوجی ٹھکانوں کو نقصان پہونچا۔

کل رات سنگاپور پر دوبارہ ہوائی حملہ ہوا مگر کسی فوجی ٹھکانے کا نقصان نہیں ہوا۔ ۱۷ شہری مارے گئے۔ برطانی فوج کا اکثر حصہ سراواک سے بحفاظت نکال لیا گیا ہے۔ اور اب وہ نیدرلینڈ کی فوجوں سے جا ملا ہے منیلا کی حالت میں اصلاح کی کوئی اطلاع نہیں آئی۔

لنڈن یکم جنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ۱۹۴۱ء میں برطانی فوج نے مڈل ایسٹ میں ۴½ لاکھ اطالوی فوج کو برباد کر دیا۔ اور ۴۷ ہزار نازی فوج کو ہمارے ہوائی بیڑے اور ہوا مار توپوں نے ۱۳۹۴ جرمن جہاز تباہ کئے۔ ہمارے ۵۵۹ طیارے کام آئے۔ مگر ان میں سے ۶۳ ہوا باز سلامت رہے۔ لڑائی کے شروع سے اب تک دشمن کے ۴۸۰۰...



عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔